سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

تمام قیمت پیشگی عہ
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ ۔ مرزا غلام احمدؑ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہے

جلد ۱۰ ۔ مورخہ ۱۲ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۸؁ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۵ دسمبر ۱۹۱۰؁ء ۔ نمبر ۷

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفیٰ پاؤ گے تم

اطلاع

واضح ہو کہ نولکشور پریس نے الہ آباد کی عظیم الشان نمایش کے موقع پر نمایش گاہ سے بہت قریب ایک شاخ کھولی ہے جس میں علاوہ ان کی تمام مطبوعات اور دیگر کتب کے ہمارا اخبار بدر بھی فروخت ہوگا۔ ہمارا اخبار تا زمانہ قیام نمائش شاخ مذکور سے تاریخ اشاعت کے دن کپ میں مل سکتا ہے۔

مینجر اخبار بدر ۔ قادیان

نکاح کی ضرورت

ایک عالی خاندان سید، نوجوان۔ حافظ قرآن قادی ۔ شاعر، دستکار تعلیم یافتہ عمر ۲۲ سال۔ ملازم ۔ تنخواہ ۔۔۔ روپیہ ماہوار کنوارے کے واسطے ایک احمدی شریف تعلیم یافتہ لڑکی کی ضرورت ہے یہ ضروری نہیں کہ لڑکی سید ہی ضرور ہو۔ کسی قوم کی ہو۔ احمدی ہو اور تعلیم یافتہ عمر ۱۴ سے سترہ تک ہونی چاہیئے۔ درخواستیں معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہوں۔

ضعفاء

کے لئے میر ناصر نواب صاحب کا منشاء ہے۔ کہ اب جاڑا ہے اور یہاں ضعیف مہاجرین کے لئے لحافوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے صاحبان استطاعت اس کار خیر میں حصہ لے کر اجر جزیل حاصل کریں۔

رپورٹ

۔ ہندوستان کے سفر کی رپورٹ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار میں درج ہوگی +

مصدقہ ہے اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے رہبی، مفرح اور مقوی ہے ۔۔۔ کہ ضعف وسستی کو اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد مبلغ للعہ فی ڈبیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

ماہوار رسالہ احمدی

شروع جنوری ۱۹۱۱؁ء سے انشاء اللہ ایک ماہوار رسالہ ۱۸×۲۲ کی تقطیع پر ۳۲ صفحے کا علاوہ ٹائٹل زیر اڈیٹری عاجز قاسم علی احمدی دفتر الحق پریس دہلی سے شائع ہوگا اس رسالہ کی غرض صرف مخالفین سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم و مغفور کے اعتراضات سابقہ و حال کا مکمل و مفصل جواب دینا اور احمدیہ مشن کے متعلق ڈیفنس کرنا ہوگا۔ سب سے اول مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اخبار اہل حدیث اور مرقع قادیانی اور الہامات میرزا پر نظر کی جاوے گی اور حسب موقعہ وقتاً فوقتاً دیگر مخالفین سلسلہ مثلاً سیالکوٹی، چکڑالوی ۔ بٹالوی ۔ لاہوری شیعہ گولڑوی ۔ شاہجہان پوری ۔ بھوپالوی ۔ شہسوانی میرٹھی وغیرہ کے رسائل پر خامہ فرسائی ہوگی۔ قیمت بغرض عام خریداری صرف عہ سالانہ مع محصولڈاک ہے۔ احمدی برادران بہت ہی جلد پانچسو درخواست پوری کر دیں۔ تاکہ رسالہ موصوف جلد شائع ہو جاوے۔

المشتہر ۔ عاجز قاسم علی احمدی اڈیٹر اخبار الحق ۔ دہلی

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈوں کی دوسری طرف جو نصف حصہ خالی ہوتا ہے۔ ہم نے اس پر بدر پریس میں حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی کا ثبوت چھپوایا ہے جس کے مفصلہ ذیل عنوان ہیں۔ ابن مریم مرگیا ۔ نزول بروزی ۔ نشانات ظہور مہدی ۔ نشان صداقت اور بڑی غور و فکر کے بعد نہایت مختصر و مدلل عبارت میں یہ مضمون ادا کیا گیا ہے پانچ آنے سینکڑہ کے حساب سے بہت جلد منگوالیں اور خط و کتابت میں بھی استعمال کریں۔ ہم خرما و ہم ثواب۔ بہت تھوڑے چھاپے گئے ہیں بہت جلد درخواستیں کریں۔

درِّ ثمین فارسی مکمل طیار ہے!

تمام احباب کو یہ مژدہ سنایا جاتا ہے۔ کہ دُرِّ ثمین اردو کامل قیمتی ۳ (جس میں حضرت اقدس کے اشعار یوم الوصال تک کے درج ہیں) کی مانند درِّ ثمین فارسی مکمل بھی چھپ گئی ہے احباب جلد منگوالیں +

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر بدو پراپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

(کتبہٗ عاجز محمد حسین احمدی)

یسوعی نور کی گالیون کا جواب محبت کے کلمون مین

لدھیانہ کا یسوعی اخبار نور افشان ہمارے ریویو آف ریلیجنز کے مضمون اشاعت اسلام کا جواب لکھ رہا ہے۔ بیچارے کو جواب لکھتے ہوئے کئی مہینے گذر چکے ہین پچاس سے زائد پرچون مین جواب نکل چکا ہوگا اور ہنوز سلسلہ جاری ہے۔ ہمین تو یہی نہین سمجھ مین آتا۔ کہ یسوعی علماء کو ریویو کے مضامین مین سے خاص یہی مضمون جواب کے واسطے کیون پسند آیا۔ کیونکہ اس مضمون کی غرض یہ نہین کہ یسوعی دین پر حملہ کیا جاوے۔ بلکہ اصل مطلب اس مضمون کا ان اعتراضات کا دفعیہ ہے۔ جو بعض یسوعی پادر نے اسلامی تاریخ سے بے علمی کے سبب ہم پر کئے ہین۔ ریویو مین بہت سے مضامین بائبل۔ انجیل۔ یسوع۔ کفارہ تثلیث پر نکل چکے ہین۔ جو کہ بلا واسطہ مذہب یسوعیین کے ساتھ تعلق رکھتے ہین۔ چاہیے تھا کہ ان کا جواب دیا جاتا۔ مگر یسوعی لوگون کی عادت ہے۔ کہ ہمیشہ اپنے عیب کو دوسرون پر الزام لگانے کے ذریعہ سے چھپانے کی کوشش کرتے ہین۔ حالانکہ ان کو انجیل مین یسوع صاحب نے بڑے زور سے حکم دیا ہے۔ کہ کسی پر الزام مت لگاؤ۔ خیر ہم تسلیم کر لیتے ہین کہ انجیل یا توریت کے حکم صرف کتاب مین لکھنے کے لئے تھے۔ اور عمل کے لئے نہین اور ہمارے خیال مین دراصل یسوعی صاحبان اس معاملہ مین ایک حد تک معذور بھی ہین یسوع صاحب نے یا ان کے شاگرد پولوس صاحب نے جس کسی کے سر بھی تثلیث و کفارہ کا لاینحل مسئلہ تھوپا جائے اس نے غریب یسوعیون کے سامنے ایک ایسی پہیلی ڈالی ہے جس کو انیس سو سال تک تو کوئی گمراہ یا کالا یسوعی بھی نہین سمجھ سکا۔ آئندہ کی خبر خدا جانے۔ ایک طرف تو لکھا ہے کہ یسوع کا مصلوب ہونا تمہارے گناہون کا کفارہ ہو گیا ہے۔ چلو چھٹی ہوئی۔ دوسری طرف پہاڑی تعلیم اور میدانی تعلیم اور دریائی تعلیم اور ہوائی تعلیم پیش کر دی ہے۔ اب بیچارے کرین تو کیا کرین کس پر بھروسہ کرین اور کس کو چھوڑین ناچار ہو کر یہی طریق ان کو اختیار کرنا پڑا کہ کبھی ادھر ہاتھ مارتے ہین اور کبھی ادھر ہاتھ پھیلاتے ہین۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم ٭ نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

بہرحال اس موقعہ پر انھون نے یہی پسند کیا ہے۔ کہ ریویو کے اسی مضمون پر تنقید کرین۔ سو ان کی مرضی جو چاہین سو کرین ہمین اس سے غرض نہین۔ مگر یہ عجیب بات ہے کہ ان کے کوئی پچاس اخبارون مین مضمون نکلنے کے بعد ہمارے عزیز نوجوان فخر ملتانی نے ایک جواب پر ایک مختصر سا نوٹس لیتے ہوئے ایک محققانہ سوال بدر ۱۰ نومبر مین چھپوایا ہے۔ تو نور افشان کے ایڈیٹر صاحب بے اختیار ہو کر جامون سے باہر ہو گئے ہین اور چند سطرون کے نوٹ مین دس گالیان فخر ملتانی کو سنا دی ہین۔ ۱ بدی روح۔ ۲ ناشائستہ کا چشمہ۔ ۳ اخبار کے کالم سیاہ کرنے والا۔ ۴ یاوہ گو۔ ۵ محض فضول۔ ۶ نافہم۔ ۷ ناواقف۔ ۸ خبیث باطن ۹ بے عقل۔ ۱۰ بے سمجھ۔ اگر دو گالیان اور دے دیتے۔ تو حواریون کی تعداد کے برابر ہو جاتین۔ مگر چونکہ یسوع کی ساری عمر کی کمائی کے جو ۱۲ حواری مشہور ہین۔ انہین سے ایک نے تیس روپے پر آپ کو پکڑوا دیا تھا۔ اور دوسرے نے منہ پر لعنت کی تھی۔ اس واسطے شاید ایڈیٹر صاحب دس کے ہی معتقد ہین اور انھون نے دس کے مقدس عدد پر ہی اکتفا کیا۔

ہم اپنے نوجوان دوست کو صلاح دیتے ہین کہ انہین ان گالیون پر ہرگز ناراض نہین ہونا چاہیئے۔ یسوع کی غریب بھیڑون پر رحم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جب ان کے محققانہ سوال کا وہ جواب نہین دے سکین۔ تو کیا ان کو اتنا حق بھی حاصل نہین کہ وہ آپ کو دس گالیان ہی سنا لین بے شک ان کو یہ حق حاصل ہے بلکہ ہم فخر ملتانی کو مبارکباد کہتے ہین کہ دوسری قومون کے بزرگون کو گالیان دینے اور انبیاء کے حق مین بے ادبی اور گستاخی کے کلمات استعمال کرنے کی جو بنیاد ہندوستان کے لٹریچر مین یسوعی پادریون نے رکھی تھی اور جس کے بلند مینارون کی تکمیل ان کی شاگرد قوم آریہ نے ایسی کی ہے کہ استاد کے گھر کو بھی خالی نہین چھوڑا۔ اس مین سے آپ کو بھی ایک حصہ مل گیا۔ جو موجب خوشی ہے نہ کہ غم۔ خیر۔ فخر صاحب تو راضی ہو ہی جائین گے۔ اب ہم ناظرین کو پھر ایک دفعہ یاد دلانا چاہتے ہین۔ کہ وہ سوال کیا تھا۔ جس پر یسوعی نور ایسے جلال مین گدھی کے بچے کی پیٹھ پر نہین بلکہ کاغذی پشت پر چمکا ہے۔ وہ سوال مختصر الفاظ مین یہ ہے۔ کہ اسرائیل تو انسان تھا اور تمام خاندان انسان۔ پھر

انسان کے ہان خدا کس طرح پیدا ہوا

انسان کا بچہ انسان ہوتا ہے۔ اور گدھی کا گدھا۔ اور درخت کا درخت۔ کبھی ایسا نہین ہوا کہ درخت کے پیٹ سے گدھا نکل آوے اور گدھی کے پیٹ سے انسان نکل آوے۔ ہم یہ نہین کہتے۔ کہ سارے جہان کی گدھیان ایسی ہو جاوین۔ مگر نمونہ کے طور پر بلکہ معجزانہ رنگ مین کم از کم اس گدھی کو تو یہ شرف حاصل ہونا چاہیئے تھا جس پر خود یسوع صاحب جلال کے ساتھ سوار ہوئے تھے توریت مین جس قدر پیشگوئیان کسی موعود کے متعلق ہین۔ وہ سب آنے والے مسیح کا ایک انسان ہونا ظاہر کرتی ہین۔ میان فخر دین نے اس سوال کو بہت متانت کے ساتھ بائبل کے حوالون کے ساتھ سنجیدہ الفاظ مین پیش کیا تھا۔ مگر یسوعی لوگون کی عادت ہے۔ کہ جو نرمی کرے اس پر خفا ہوتے ہین کہ تو نے ہمین خداوند کے اس حکم پر چلنے کا کیون موقعہ نہین دیا کہ جو تیری ایک گال پر طمانچہ مارے۔ اس کے آگے دوسری بھی پھیر دے اور جو سچ مچ طمانچہ مارے اس کے ساتھ لڑنے مرنے کو طیار ہوتے ہین۔ ان کی کل کسی کروٹ بیٹھنے ہی مین نہین آتی۔ ناظرین خود خیال فرماوین کہ اس سوال مین کون سی بات تھی۔ جس پر وہ ایسے بگڑے کہ یکدم دس درجہ پر پہونچ گئے۔

مین پھر اس امر کا اقرار کرتا ہون۔ کہ یہ تعلیم جو انجیل مین پیش کی گئی ہے۔ یہ قابل عملدرآمد نہین۔ اس واسطے یسوعی لوگ معذور ہین۔ لیکن اس مین قصور بیچارے یسوع کا ہرگز نہین۔ وہ ایک ایسے وقت مین پیدا ہوا تھا۔ جب کہ یہود نہایت سخت دل ہو رہے تھے۔ حکام وقت بھی موافق نہ تھے۔ بلکہ غیر قوم اور غیر مذہب تھے۔ ساری عمر مین دس بارہ ساتھی ملے ہر دم خوف تھا کہ لوگ ان کو مار کر کچل نہ ڈالین۔ اس واسطے ان کے لئے یہی حکم موزون تھا۔ کہ چند روزہ زندگی جس طرح بن پڑے۔ گذار لو کسی کے سامنے نہ بولو۔ مار کھا لو۔ خاموش ہو۔ کوئی کپڑے بھی اتارے تو چپ ہو رہو۔ ایسی تعلیم کے دینے مین یسوع کا قصور نہین۔ کیونکہ وہ کوئی شاندار مصلح نہ تھا۔ صرف چند آدمیون کے واسطے اور چند دنون کے لئے بھیجا گیا تھا۔ جس طرح ہو سکا اپنے دن پورے کر کے گذر گیا۔ یہ نادانی تو ان لوگون کی ہے۔ جو اب اس کو تمام جہان کا اور تمام زمانے کا مصلح اور نبی بلکہ خدا ماننے لگ گئے ہین۔ بھلا یہ تعلیم عالمگیر ہو سکتی ہے کہ جو تجھ سے قبا لے۔ کرتا بھی اسے لینے دے۔ اگر یہ سچ اور قابل عمل ہے۔ تو جن آریون کے دماغ مین سوراج کا کیڑا خارش کر رہا ہے ان کے سر کو جوتون سے ٹھنڈک پہنچانے کی بجائے ہماری گورنمنٹ ان کو ہند کے ساتھ لنکا بھی دیدے تب کہین جا کر انجیل پر عملدرآمد ہو۔ مگر گورنمنٹ دانا ہے وہ جانتی ہے کہ انجیل کا قانون عالمگیر قانون نہین ہے وہ صرف

ان چند درویشوں کے واسطے تھا جو بے خانماں مصیبت زدہ زندگی گذار کر اس دنیا سے چل بسے اور ان کے ساتھ ہی اس تعلیم کی ضرورت بھی ختم ہوئی۔ اور انھیں لوگوں کے ساتھ وہ انجیلی تعلیم بھی یسوع کی طرح زیر زمین دفن ہوگئی۔ اب نہ اس پر کوئی عمل کرتا ہے۔ اور نہ کرسکتا ہے۔ مثال کے طور پر ہمارے نورافشاں کے ایڈیٹر صاحب کو ہی دیکھ لو۔ کجا۔ ایک طمانچہ کھا کر دوسری گال پھیر دینا اور کجا ایک سنجیدہ عبارت کے جواب میں دس گالیاں سُنانا۔ ایڈیٹر صاحب نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے کہ یسوع کی تعلیم ناکارہ اور بے ہودہ اور فضول تھی وہ صرف کاغذوں میں لکھنے کے لائق اور نادانوں کے کانوں کو خوش کرنے کے واسطے تھی اور بس۔

باوجود ان گالیوں کے ہم ایڈیٹر صاحب کے شکر گزار ہیں کہ انھوں نے اپنے نوٹ کے آخر میں فخر ملتانی کو ایک صلاح دی ہے کہ فخر صاحب کلام مُقدّس عہد عطیق و جدید کا بغور مطالعہ کریں۔ غالباً عطیق جو ط سے لکھا گیا ہے۔ یہ ایڈیٹر صاحب یا ان کے کاتب کا سہو ہے۔ اور اس سے پرانا عہد نامہ ہی مراد ہے اور یہ ایک نیک صلاح ہے۔ لیکن اتنا دریافت کرنے کی ہم اور جرأت کرتے ہیں کہ عہد عتیق کے کس نسخے کی آپ صلاح دیتے ہیں وہ نسخہ جو بائبل سوسائٹی نے بادشاہ ایڈورڈ کی تخت نشینی پر پیش کرنا چاہا تھا۔ مگر بادشاہ نے اسے مردود جان کر رد کر دیا یا وہ نسخہ جسے آرچ بشپ صاحب چاہتے تھے کہ بائبل سوسائٹی پیش کرے تو بادشاہ منظور کر لیگا۔ مگر بائبل سوسائٹی نے اسے مُردود جان کر پیش کرنے سے انکار کر دیا۔ یا وہ نسخہ جو سامری لوگوں کے پاس ہے اور جس کے مطابق یہودیوں کا نسخہ جعلی ہے یا ان نسخوں میں سے کوئی ایک جو صرف بعض عجائب گھروں میں رکھے ہوئے ہیں یا وہ نسخہ جس کے مطابق توریت موسےٰ نبی پر نازل ہوئی تھی۔ مگر اب اس میں یہ بھی درج ہے کہ موسےٰ مرگیا اور اس پر نوحہ ہوتا رہا اور معلوم نہیں کہ اس کی قبر کہاں ہے۔ غرض آپ تفصیل فرماویں کہ عہد عتیق کا کونسا نسخہ پڑھنا چاہیئے کیونکہ اس کے مختلف نسخوں میں اس قدر فرق ہوگیا ہے۔ کہ اصلیت کا کہیں پتہ نہیں لگتا۔ ایسا ہی عہد جدید کے متعلق بھی ذرا تفصیل فرماویں کہ عہد جدید کا کون سا نسخہ پڑھنا چاہیئے آیا وہ جن میں ستر سے زائد کتابیں شامل تھیں اور تیسری صدی عیسوی تک سب رائج تھیں اور اس وقت ایک کونسل نے سب کتابوں کو ایک میز پر رکھ کر ایک لاٹھی ماری جو نیچے گر گئیں ان کو چھوڑ دیا جو اوپر رہ گئیں ان کو جمع کر لیا۔ آیا وہ لاٹھی کی ماری ہوئی کتابیں پڑھی جاویں یا وہ پڑھی جاویں۔ جو آپ کی خوش قسمتی یا بدقسمتی سے لاٹھی سے بچ رہیں یا وہ نسخہ لیا جاوے جو آرمینی عیسوی لوگوں کے پاس ہے اور جس کے مطابق سُور کا کھانا حرام ہے یا وہ نسخہ لیا جاوے۔ جو سُور خور قوموں کے نزدیک مستند ہے یا وہ نسخے لئے جاویں جو آج تک مختلف راہب خانوں سے نکل رہے ہیں یا وہ نسخہ لیا جاوے۔ جو جرمن میں ترجمہ ہو کر چھپا تھا۔ مگر پادریوں نے اُس کو دبا دیا اور اب پھر امریکہ میں ترجمہ ہو کر چھپا ہے اور جس میں لکھا ہے کہ یسوع فرقہ مور ویشان کا ایک ممبر تھا۔ جو صلیب سے اُتارنے کے وقت خیال کیا گیا تھا کہ مرگیا ہے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ اس میں جان باقی ہے تو درویشوں نے چپکے چپکے علاج کر کے اسے اچھا کیا اور تندرست ہو کر اس خوف کے مارے کسی دوسرے ملک میں بھاگ گیا۔ کہ مبادا یہودی پھر پکڑ کر پھانسی دے دیں۔ غرض آپ مطلع فرماویں کہ عہد عتیق و جدید کا کونسا نسخہ ملاحظہ کیا جاوے۔

اور اگر لفظ عطیق جو ط سے لکھا گیا ہے یہی صحیح ہے تو ممکن ہے۔ کہ یہ کوئی نسخہ نکلا ہو اور اب تک صرف ایڈیٹر صاحب نورافشاں کے ہی پاس ہو اگر ایسا ہے تو اس نسخہ کی قیمت سے اور ملنے کے پتہ سے مطلع فرماویں ہم اس کو بھی منگوا کر ضرور پڑھیں گے اور غور سے مطالعہ کرینگے۔

ایڈیٹر صاحب کے اس شکریہ میں کہ انہوں نے ہمارے نوجوان عزیز کو صلاح دی ہے۔ ہم بھی ایڈیٹر صاحب کو ایک صلاح دیتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ انجیل و توریت چونکہ منسوخ کتابیں ہیں اسواسطے خدا تعالیٰ اب اُن کی حفاظت نہیں کرتا اور وہ آوارہ ہو کر خراب حال ہوگئی ہیں جو چاہتا ہے انہیں تحریف و تبدیل کرتا ہے۔ کوئی پوچھنے والا نہیں۔ ہاں اُن میں جو صداقت اب تک محفوظ رکھنے کے لائق تھی۔ وہ قرآن شریف میں موجود ہے اور وہی آیات قرآنی

مُصدّق انجیل و توریت و صحف

ہیں آپ اس مُصدّقہ صحیفۂ پاک کا مطالعہ کریں پھر آپ ان آوارہ شدہ کتابوں کے پڑھنے کے محتاج نہ رہیں گے جن کی باتیں چونکہ زیادہ تر انسانوں کے مونھ کا کلام ہے اسواسطے مشاہدہ اور تجربہ کی حقانیت کے سخت مخالف ہے چنانچہ نمونہ کے طور پر ہم اپنے ایک معزز دوست کا ایک مضمون جو بائبل کی ابتدائی آیات کی تنقید پر ہے۔ درج کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بائبل کی ابتدائی آیات پر ایک نظر

یہ مسئلہ نہایت بدیہہ اور صاف ہے کہ خدا تعالیٰ کا کلام اس کے فعل کے موافق ہوتا ہے اور دونوں میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہوتا چنانچہ خدا کا کلام پہچانا ہی اس معیار سے جاتا ہے کہ وہ اس کے فعل کے خلاف نہ ہو۔ کیونکہ خدا کا فعل تو سب لوگوں پر عیاں اور ظاہر ہے۔ مگر کلام کا ہم کو صریح علم نہیں ہوتا کہ یہ خدا کے پاس سے ہے جب تک کہ وہ خدا کے فعل کے موافق نہ ہو۔ مثلاً کسی کتاب میں جو اپنے الہامی ہونے کا دعویٰ رکھتی ہو یہ لکھا ہوا ہو کہ سورج اپنی روشنی چاند سے حاصل کرتا ہے۔ تو ہم اس کتاب کو جھوٹی اور اپنے دعوے الہام میں کاذب خیال کریں گے کیونکہ ہم خدا تعالیٰ کے فعل کو اس کے برعکس اور خلاف پاتے ہیں یعنی بجائے سورج کے چاند سے روشنی حاصل کرنے کے خود چاند اپنی روشنی سورج سے اخذ کرتا ہے غرض کسی کتاب کے کلام الٰہی ہونے کی بڑی پہچان یہی ہے کہ وہ کتاب خدا تعالیٰ کے فعل یعنی قانون قدرت اور قواعد نیچر کے خلاف نہ ہو اور جو کتاب صحیح سائنس اور خدا کے قانون خلق کے خلاف کوئی بات کہے گی وہ اس قابل نہیں کہ اس وراء الورا ہستی کا کلام کہی جانے کی مستحق ہو جس کے علم میں ذرہ ذرہ کا حال موجود ہے۔ اس لئے کہ جب ہم انسانوں میں وہ شخص بُرا سمجھا جاتا ہے جس کا فعل اس کے قول کے خلاف ہو تو کس طرح ہوسکتا ہے کہ تمام عیوب اور برائیوں سے پاک ہستی کا فعل اس کے قول کے خلاف یا اس کا قول اس کے فعل سے مختلف ہو۔ سو ہم اس مضبوط اصول کو ہاتھ میں لے کر عیسائی صاحبان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور ان کے اس دعوے کہ بائبل الہامی کلام ہے غور کرتے ہوئے اس بات کا بڑے زور و شور سے اعلان کرتے ہیں کہ موجودہ بائبل پوری کی پوری ہرگز ہرگز الہامی کتاب نہیں اور علیم و حکیم ہستی سے اس کا ظہور نہیں ہوا بلکہ انسانی ہاتھ کی بے جا ملاوٹوں سے وہ اس قابل نہیں رہی کہ اسے قادر مقتدر ذات سے وابستہ کیا جاوے اب میں اصل موضوع کی طرف توجہ کرتا ہوا اپنے مذکورہ بالا دعوے کے دلائل بیان کرتا ہوں کہ کیوں موجودہ بائبل الہامی کتاب نہیں۔ سو جاننا چاہیئے۔ کہ بائبل کی کتاب پیدائش کے ابتداء میں تین چار آیتوں پر غور کرنے سے پتہ لگ جاتا ہے کہ بائبل قانون قدرت اور نیچر کے صحیح قواعد

کے خلاف ہے چنانچہ کتاب پیدائش کی پہلی آیۃ مین لکھا ہے کہ "ابتدا مین خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا" پھر دوسری آیت مین یون تحریر ہے۔ "اور زمین ویران اور سنسان تھی اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا اور خدا کی رُوح پانیون کے اُوپر جنبش کرتی تھی۔" اور پھر تیسری آیۃ مین یون ہے۔ "اور خدا نے کہا کہ اُجالا ہو اور اجالا ہو گیا اور خدا نے اُجالے کو دیکھا کہ وہ اچھا ہے اور خدا نے اُجالے کو اندھیرے سے جُدا کیا سو صبح اور شام پہلا دن ہُوا" پھر اسی کتاب پیدائش کی آیت چودہ (۱۴) باب اول مین لکھا ہے "اور خدا نے کہا۔ کہ آسمان کی فضا مین نیّر ہون کہ دن اور رات مین فرق کرین اور وے نشانون اور زمانون اور دنون اور برسون کے باعث ہون اور وے آسمان کی فضا مین انوار کے لئے ہووین کہ زمین پر روشنی بخشین اور ایسا ہی ہو گیا۔ سو خدا نے دو بڑے نور بنائے۔ ایک نیّرِ اعظم جو دن پر حکومت کرے اور ایک نیّرِ اصغر جو رات پر حکومت کرے اور ستارون کو بھی بنایا اور خدا نے ان کو آسمان کی فضا مین رکھا کہ زمین پر روشنی بخشین اور دن پر اور رات پر حکومت کرین اور اجالے کو اندھیرے سے جُدا کرین اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔ سو شام اور صبح چوتھا دن ہُوا۔"

غرض کتاب پیدائش کی مذکورہ بالا چار آیتون کا مطلب اور ماحصل یہ ہے۔ کہ پہلے پہل جو چیز خالق کائنات نے پیدا کی وہ آسمان اور زمین تھی۔ اوس وقت زمین پر اندھیرا تھا۔ کیونکہ سورج چاند ستارے وغیرہ تو کچھ تھے ہی نہین۔ پھر اس کے بعد اللہ نے سُورج چاند وغیرہ کو پیدا کر کے ان کی روشنی سے دن اور رات مین تمیز پیدا کر دی۔ لیکن جہان تک ہم قانون قدرت اور قواعد نیچر اور نیز سائنس اور تمام دنیا کے عقلاء و حکماء اور خود اپنے مشاہدہ اور تجربہ کو دیکھتے ہین۔ تو وہ سب کے سب بائبل کے مذکورہ بالا مضمون کو بالاتفاق رد کرتے ہین۔ چنانچہ ناظرین غور فرماوین کہ جہان تک قانون قدرت گواہی دیتی ہے ان تک یہی بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ ہماری اس زمین کا قیام اور اس کا درست رہنا اور قائم رہنا اسی صورت مین ہے کہ سُورج اور چاند اور دیگر سیارے اپنے اپنے محور پر گردش کرتے ہون کیونکہ زمین خلا مین مُعلّق ہے۔ جب تک کو دیگر سیّارے بان موجودہ ہیئت و نظام اور سورج اور چاند اپنی اپنی کشش سے اُسے اپنی طرف نہ کھینچتے ہون اس وقت تک زمین کبھی قائم نہین رہ سکتی۔ اس لئے قانون قدرۃ ہمین یہ بتا دیتا ہے کہ زمین کا وجود سُورج اور چاند اور دیگر سیارون سے پہلے موجود ہونا کسی صورت سے بھی ممکن

نہین لیکن برخلاف اس کے بائبل کا فتویٰ یہ ہے کہ زمین پہلے تھی اور اس وقت سورج نہ تھا کیونکہ اگر سُورج ہوتا تو زمین کے کسی نہ کسی حصہ مین تو روشنی ہوتی۔ مگر بائبل کہتی ہے کہ زمین تھی اور اُسپر بالکل اندھیرا تھا۔ تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بائبل کے نزدیک ایک زمانہ ایسا گذرا ہے کہ اسوقت زمین موجود تھی مگر سورج ابھی پیدا نہین ہوا تھا۔ پھر اس کے بعد خدا نے سُورج کو پیدا کر کے اس کی روشنی سے دن اور رات مین تمیز پیدا کر دی۔ جیسا کہ بائبل کتاب پیدائش کی آیۃ ۱۴ مین لکھا ہے کہ سُورج اور چاند اور دیگر ستارے زمین کے بننے کے چوتھے دن بعد پیدا ہوئے اور جب زمین کو بنے ہوئے چار دن گذر چکے (خدا جانے اللہ کے دن کتنے بڑے ہون گے۔) تب خدا نے سُورج وغیرہ کو پیدا کیا لیکن یہ بات عقل کامل اور قانون قدرت اور مشاہدہ اور تجربہ انسانی کے خلاف ہے۔ کیون کہ قانون نیچر مین جہان تک غور کرتے ہین یہی پاتے ہین۔ کہ زمین کا قیام بغیر سُورج کی موجودگی کے نہین ہو سکتا۔ کیونکہ وہ خلا مین مُعلّق ہے۔ اور اگر سُورج نہ ہو تو فوراً ہماری زمین تہ و بالا ہو کر فنا ہو جاوے اس لئے سائنس کی رُو سے عقل سلیم کبھی تسلیم نہین کر سکتی کہ زمین پہلے بنی اور سُورج چار دن پیچھے بنا۔ اس لئے ہم علے الاعلان دنیا پر ظاہر کرتے ہین۔ کہ سچی سائنس اور قانون قدرت بائبل کے کلام الٰہی ہونے کا انکار کرتے ہین۔ کیونکہ وہ موجودہ صورت مین خدا کے فعل کے مخالف ہے اب مین اپنے بیان کو ختم کرتے ہوئے اس لمبے مضمون کو مختصراً بیان کر دیتا ہون۔ کہ بائبل کا بیان ہے کہ ایک زمانہ ایسا بھی گذرا ہے کہ زمین موجود تھی اور اس پر اندھیرا تھا اور اس وقت سُورج موجود نہ تھا۔ پھر چار دن کے بعد سورج کو پیدا کیا اور روشنی دنیا مین پھیلی۔ لیکن قانون قدرت اور مشاہدہ اور تمام دنیا کے حکماء عقلاء کا تجربہ اور خداداد عقل بائبل کی اس بات کو رد کرتی ہے کیونکہ ان سب کا مسلمہ اصول ہے کہ زمین چونکہ خلا مین مُعلّق ہے اس لئے سُورج اور چاند اور دیگر سیارون کی موجودگی کے بغیر ایک سکینڈ کے کروڑوین حصہ کے لئے بھی قائم نہین رہ سکتی۔ اور کوئی زمانہ زمین پر ایسا نہین گذرا کہ وہ موجود ہو اور اس وقت سُورج نہ ہو۔ جیسا کہ بائبل کہتی ہے۔ کیونکہ سُورج کے بغیر تو زمین کا قیام ہی نہین ہو سکتا اس لئے ناممکن ہے۔ کہ زمین ابتدا مین ہو اور سورج چار دن بعد مین۔

سو قانون قدرت اور بائبل کے اس اختلاف سے ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہین کہ موجودہ بائبل ہرگز ہرگز علیم و حکیم ہستی کا کلام نہین۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے غیر متبدل قانون کے خلاف ہے۔ والسّلام۔ راقمہم۔ (سیّد) قادیان

علی گڈھ کالج مین سلسلۂ لکچر

منتظمین علی گڈھ نے آخر بہت برسون کے تجربہ کے بعد منتظمین کالج مین مذہبی جذبہ پیدا کرنے کی ضرورت کو محسوس کیا یہ بھی فضل ربّی ہے۔ کہ آج اس سرکل مین مذہبی ہلچل ہونے لگی ہے کہ جن کو عام لوگ مذہب سے نا آشنا سمجھتے تھے۔ یہ خیال نہ صرف مُسلمان طلباء مین سچی قومی رُوح اور مضبوط کیریکٹر پیدا کرنے کا موجب ہو گا بلکہ کالج کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے بھی از بس مفید ہو گا اس امر کے پورا کرنے کے لئے منتظمین کالج نے ایک سلسلہ اسلامی لیکچرون کا شروع کر دینا چاہا ہے اور تجویز یہ ہے۔ کہ ہر ماہ مین ایک لیکچر طلباء کالج کو دیا جاوے۔ ہم اس تحریک کی دل سے عزت کرتے ہین اور اس کے سرسبز ہونے کے دل سے خواہان ہین۔ ہمارے احباب یہ بات سُن کر بھی نہایت خوش ہون گے کہ اس عظیم الشان تحریک کا آغاز ایک احمدی ہاتھ سے کرانا پسند کیا گیا ہے چنانچہ اس سلسلہ کا پہلا لیکچر خواجہ کمال الدین صاحب ۵۔ دسمبر ۱۹۱۰ء کو اسٹریچی ہال علیگڈھ مین دین گے۔ ہمین یقین ہے کہ خواجہ صاحب اس انتخاب کو ہر طرح موزون ثابت کر دکھائینگے اور پہلے ہی لیکچر مین تو تعلیم یافتہ جماعت کو دکھلا دین گے۔ کہ مذہب اس قابل ہے کہ تعلیم یافتہ لوگ اس کیطرف توجہ کرین ہم اس امر کے متعلق منتظمین کالج کو ایک رائے دینے کی جرأت کرتے ہین چونکہ یہ لکچرار ان طلباء کے سامنے ہون گے۔ جو نئے علوم سے روشنی پا رہے ہین اور اون کی طبائع مین مذہب کے خلاف خاص قسم کے تعصبات ہو گئے ہین۔ اس لئے ان اُمور کا لحاظ کر کے لیکچرار ہمیشہ وہ ہی منتخب ہونے چاہئیین جو کہ جدید و قدیم نکتۂ خیال سے خوب ماہر ہون جن کو وہ تمام اعتراضات معلوم ہون۔ جو علوم جدیدہ سے بہرہ یاب ہونے پر تعلیم یافتون کے دل مین مذہب کے متعلق پیدا ہُوا کرتے ہین۔ وہ علماء جنکے وعظ عجائب گوئیون۔ عجائب پرستیون اور متوہم افسانون سے مملو ہوتے ہین۔ اون کو علی گڈھ کالج کے پلیٹ فارم پر کھڑے ہونے کی تکلیف نہ دی جاوے۔ مبادا اس کا یہ اثر ہو کہ مذہب اور بھی نو آموز طبائع کو بُرا معلوم ہو۔

اطلاع ضُروری۔ چونکہ خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کی ماتحت بلاد عرب کو جانیوالا ہے اس لئے اپنی سب کتابون کو جو

خطبہ جمعہ

حضرت مولنا مولوی محمد احسن صاحب نے اس خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ کہ چکڑالوی اہل قرآن ہونے کے مُدعی ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ نہیں پڑھنا چاہیئے بعض مُرتدین کا بھی یہی خیال ہے۔ چنانچہ ایک فرقہ ہی ایسا ہے۔ جو منکر مسئلہ نبوت ہے۔ ان لوگوں نے کبھی قرآن مجید پر غور نہیں کیا۔ کہ اسمیں انبیاء کا ذکر بالعموم کیا گیا ہے۔ واذکر فی الکتاب ابراھیم۔ واذکر فی الکتاب اسمٰعیل۔ واذکر فی الکتاب مریم۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن مجید میں توحید کی آیات کے ساتھ ساتھ توحید کے پھیلانے والوں کا ذکر بھی کیا جاتا ہے پس اذا ذکر اللہ وحدہ اشمأزت قلوب الذین لا یومنون بالاخرۃ۔ کے یہ معنے ہرگز نہیں کہ وعظوں میں ان مقربین بارگاہ الٰہی کا ذکر نہ ہو۔ بلکہ یہ تو ضروری ہے کیونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ جیسے یہ لوگ مقربین اللہ کی صفات کاملہ کا اظہار کرنا چاہتے ہیں ایسے ہی اللہ تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ انکو دنیا میں ظاہر کرے۔ پس جو ممانعت ہے وہ تو مشرکین کو متنبہ کرنے کے لئے ہے کہ وہ اپنے معبودوں کو خدا کی صفات و افعال میں شریک گردانتے تھے۔ اسواسطے فرمایا۔ کہ جب محض خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت کا ذکر ہو۔ تو ان کے دل بھڑکتے ہیں کہ ان صفات کا ذکر ہمارے معبودوں کے لئے بھی ہونا چاہیئے۔ مگر ہم جو وعظوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا مسیح موعود کا ذکر کرتے ہیں۔ تو اس واسطے نہیں کہ وہ نعوذ باللہ خدا کے شریک ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ توحید کے پھیلانے والے اور اللہ کی عظمت و جبروت کو ظاہر کرنیوالے ہیں اور اس عاجز کا تو مذہب ہی یہی ہے (وللناس فیما یعشقون مذاہب) کہ اس زمانہ کی قدر یہی ہے کہ مسیح موعودؑ کا ذکر جن آیات میں ہو اس کو کھول بیان کیا جاوے چنانچہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ۔ کے بارے میں تمام مفسرین حال و ماضی نے یہ لکھا ہے کہ یہ مسیح موعود کے بارے میں ہے اور اس کے لئے یہی زمانہ مقرر تھا کیونکہ اظہار الدین اسی زمانہ میں ہو سکتا ہے جسمیں آزادی کامل ہر مذہب کو ہو اور وہ اپنے اپنے عقائد کا اظہار علانیہ کر سکیں۔ اور اس سورۂ فتح کو حضرت مسیح موعود سے خاص مناسبت ہے چنانچہ اسکی آیات الہام بھی ہو چکی ہیں۔ (۱) انا فتحنا لک بھی فرمایا (۲) تری نصرًا عجیبا (۳) ینصرکم اللہ فی وقت عزیز (۴) حجۃ قائمۃ و فتح مبین (۵) یغفر اللہ لکم۔ سب الہامات ہیں اور اللہ نے اپنے فضل سے فتح مبین عطا فرمائی۔ صراط مستقیم اور نصرت عزیز بھی۔ اور اتمام نعمت بھی کیا۔ جو فتح مبین کے لوازمات سے ہے۔ پھر وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات منھم مغفرۃ۔ میں بتلا دیا کہ مسیح موعود کے صحابہؓ۔ محمد رسول اللہ۔ والذین معہ میں شامل ہیں اور ان آیات میں یہ اعجازی بات ہے۔ کہ تمام اوامر و نواہی جن حروف سے شروع ہوتے ہیں یعنی الف سے یٰ تک تمام حروف اسمیں آگئے ہیں جو اشارہ لطیف ہے اس بات کی طرف کہ سورۂ فتح میں اتمام نعمت ہو چکا۔

حضرت خلیفۃ المسیح

سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رو بصحت ہے بہ نسبت سابق بہت آرام ہے اب بخار نہیں ہوتا کھانسی بھی نہیں ہے۔ ضعف بہت ہے۔ مگر پہلے سے کم۔ زخم تدریجاً اچھا ہو رہا ہے کسیقدر بیخوابی کی گاہے تکلیف ہو جاتی ہے۔ لب پر جو زخم تھا وہ قریباً اچھا ہو گیا ہے اس واسطے بولنے اور کھانے پینے میں پہلے کیطرح تکلیف نہیں ہوتی۔ باوجود اس حالت کے صبح شام قرآن شریف سنا کرتے ہیں بعض آیات پر کچھ فرماتے بھی ہیں اور وقتاً فوقتاً اپنی قیمتی نصائح سے متمتع کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ مسٹر مارکوئس (نو مسلم) عیادت کے واسطے حاضر ہوئے۔ تو انہیں مخاطب کر کے فرمایا [illegible] اسلام کیا ہے خدا تعالیٰ کی بڑائی بہت بڑائی۔ وہ ورار الورٰی ہے اس کی ذات میں کوئی بھی شریک نہیں۔ افعال میں کوئی شریک نہیں۔ صفات میں کوئی شریک نہیں۔ اسمار میں کوئی شریک نہیں عبادت میں کوئی شریک نہیں خدا تعالیٰ کی بڑائی اصل اصول اسلام ہے۔ اللہ کا لفظ کسی بُت پر نہیں بولا جاتا۔ اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی سے دعا مانگی نہیں جاتی۔ جزا و سزا پر اعتقاد۔ اللہ تعالیٰ کی کتابیں آئیں۔ قرآن شریف ان کا جامع ہے۔ قرآن شریف کا اصل منشاء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہو اور محمدؐ کا رسول اللہ ہونا ثابت کیا جاوے۔ نماز اللہ کے نام سے شروع ہوتی ہے اور اللہ کے نام پر ختم ہوتی ہے۔ ایسا ہی اذان اللہ کے نام پر شروع ہوتی ہے اور اللہ کے نام پر ختم ہوتی ہے دُنیوی کاموں سے اسلام نہیں روکتا۔ شراب۔ زنا وغیرہ اشیاء جو مضر ہیں ان سے روکتا ہے۔ مجھے الہام ہوا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ کیا معنے۔ کوئی شخص اپنی ذات میں کوئی کمال نہیں رکھتا۔ خدا کا دیا ہوا سب کچھ ہے یہ خود مجھے الہام ہوا ہے اور یاد رکھو کہ دنیا کی کسی ترقی کو اسلام نہیں روکتا۔ نوکری کرو۔ تجارت کرو۔ مزدوری کرو۔ میں تمام مذاہب پر ریویو کر کے دکھلا سکتا ہوں کہ اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے۔ انسان کے رُوح اور جسم ہر دو کی تربیت کرتا ہے۔ جو مذہب کہتا ہے کھانے پینے کی فکر نہ کرو وہ جھوٹا ہے اسلام نے یہ دُعا سکھلائی ہے۔ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ۔ مولویوں نے اسلام کو مشکل بنا لیا ہے۔ مگر اسلام در اصل مشکل نہیں۔

فرمایا۔ فتوحات مکیہ میں لکھا ہے کہ مومن کو ۳ خوشیاں ہیں جب اُسے کوئی مُصیبت پہنچے (۱) ایک تو یہ کہ عذاب دُنیا ہی میں مل گیا اور آخرۃ کا عذاب تو بہت ہی شدید ہے (۲) عذاب تبدیلی بھی ہوتا ہے یعنی آدمی مرتد ہو جاوے تو شکر ہے کہ ایسا نہیں ہوا (۳) پھر عذاب کے کئی مراتب ہیں شکر ہے کہ ادنےٰ پر کفایت ہوئی۔ فرمایا مجھے تو سات خوشیاں ہیں۔ تین یہ۔ ۳ کا ذکر قرآن مجید میں ہے جہاں فرمایا کہ اولٰئک علیھم صلوات من ربھم۔ و رحمۃ و اولٰئک ھم المھتدون۔ اور ساتویں یہ کہ ہر مُصیبت میں صبر و شکر سے ایک نعم البدل ملتا ہے جیسے ام سلمہ نے صبر و شکر کیا تو خدا نے اسے ابو سلمہ سے بہتر بدلہ دیا یعنی حضرت خاتم النبیین سا خاوند۔ اور پھر یہ بھی خوشی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی سواری سے گر پڑے تھے تو ان کے دائیں طرف تکلیف پہنچی تھی۔ چنانچہ حدیث میں ہے دھش شقہ الایمن۔ میرا بھی دایاں طرف ہی ہے۔ الحمد للہ

حضرت کے معالجہ کے واسطے وقتاً فوقتاً فرصت پاکر لاہور سے ڈاکٹر [illegible] محمد حسین شاہ صاحب [illegible] ڈاکٹر [illegible] سے ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب تشریف لاتے رہتے ہیں اور یہاں پر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب بامداد ڈاکٹر شیخ عبد اللہ صاحب و ڈاکٹر عبد الحمید خان صاحب و میاں محمود کمپونڈر مصروف خدمت رہتے ہیں۔ راہوں کے ڈاکٹر عبد اللہ صاحب بھی اس خدمت میں مصروف ہیں۔ چونکہ آجکل ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اُسی شہادت مقدمہ کے متعلق شاہ پور گئے ہوئے ہیں جو ان کیواسطے موجب ابتلاء ہوا (احباب ان کے لئے دُعا کریں) اسواسطے زیادہ تر ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب ہی اس خدمت میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے آمین

کئی احباب عیادت کیواسطے باہر سے تشریف لائے ہیں مثلاً سیالکوٹ سے برادر عبد العزیز صاحب ٹیلر ماسٹر۔ مولوی فیض الدین صاحب ماسٹر غلام محمد صاحب بی۔ اے پشاور سے مولوی غلام حسین صاحب ڈاکٹر محمد دین صاحب۔ رام پور سے خانصاحب محمد ذو الفقار علی صاحب امرتسر سے ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مولوی غلام رسول صاحب ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ڈاکٹر غلام غوث صاحب لاہور سے (خواجہ کمال الدین صاحب دو دفعہ تشریف لائے) صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب میاں غلام حسین صاحب طالبعلم۔ عبد الرحمٰن صاحب امرتسری۔ مرزا محمود بیگ صاحب حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ بابو غلام محمد صاحب میاں چراغ الدین صاحب میاں محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ۔ میاں عبد المجید صاحب۔ میاں محمد سعید صاحب المعروف

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید میں ایک زبردست شہادت

اور

عام غیر احمدی مسلمانوں خصوصاً حنفیوں پر اتمام حجت

ابوالحسنات مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی مرحوم نے اپنے رسالہ دافع الوسواس فی اثر ابن عباس مطبوعہ مطبع علوی لکھنوی کے صفحہ ۱۲ ۔ سطر ۸ ۔ ۱۰ میں لکھا ہے ۔ کہ

"بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یا زمانے میں آنحضرت کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے ۔ چنانچہ ملا علی قاری رسالہ موضوعات میں زیر حدیث لو عاش ابراہیم لکان نبیا کے لکھتے ہیں ۔ لو عاش لکان من اتباعہ کعیسیٰ وخضر والیاس فلا ینافض قولہ تعالیٰ خاتم النبیین اذ المعنے انہ لا یاتی بعدہ نبی ینسخ ملتہ ۔ انتہیٰ ۔"

اب غیر احمدی علماء خصوصاً علمائے حنفیہ کی خدمت میں بکمال ادب التماس ہے کہ وہ براہ مہربانی مولانا عبد الحی صاحب مرحوم کی اس محققانہ عبارت پر منصفانہ نظر ڈالکر غور فرماویں ۔ کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قدس سرہ نے نفس مسئلہ ختم نبوت کے متعلق جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس میں اور عبد الحی صاحب مرحوم وغیرہ محققین علمائے حنفیہ کی تحقیق میں کیا فرق ہے ۔

ممکن ہے کہ بعض حضرات علمائے حنفیہ اس مسئلہ کے متعلق حضرت میرزا صاحب مغفور کے مذہب سے ناواقف ہوں اس لئے میں خاص حضرت اقدس کی ایک مطبوعہ کتاب سے نقل کئے دیتا ہوں تاکہ حضرات علماء کو دونوں عبارتوں کا مقابلہ اور موازنہ کرنے کے بعد ایک صحیح رائے قائم کرنیکا موقعہ ملے اور وہ الفاظ یہ ہیں ۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایسے بدیہی طور پر سچا ہے کہ اگر تمام کفار روئے زمین دعا کرنے کے لئے ایک طرف کھڑے ہوں اور ایک طرف صرف میں اکیلا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے رجوع کروں ۔ تو خدا میری ہی تائید کریگا ۔ مگر نہ اس لئے کہ سب سے میں ہی بہتر ہوں بلکہ اس لئے کہ میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے ۔ مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے ۔ وہ ختم نہیں ۔ کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اس کا ظل ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہے اور اسی کا مظہر ہے ۔ اور اسی سے فیضیاب ہے ۔ خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کیطرح قرار دیتا ہے ۔ اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتا بلکہ آپ کچھ بننا چاہتا ہے مگر خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے ۔ اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے ۔ اور اس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے پس ایسا شخص خدا تعالیٰ کی جناب میں پیارا ہوتا ہے ۔ اور خدا کا پیار یہ ہے کہ اسکو اپنی طرف کھینچتا ہے ۔ اور اس کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرتا ہے ۔ اور اس کی حمایت میں اپنے نشان ظاہر کرتا ہے اور جب اس کی پیروی کمال کو پہنچتی ہے تو ایک **ظلی نبوت** اسکو عطا کرتا ہے ۔ جو نبوت محمدیہ کا ظل ہے ۔ یہ اس لئے کہ تا اسلام ایسے لوگوں کے وجود سے تازہ رہے ۔ اور تا اسلام ہمیشہ مخالفوں پر غالب رہے ۔ نادان آدمی جو در اصل دشمن دین ہے اس بات کو نہیں جانتا کہ اسلام میں سلسلہ مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کا جاری ہے ۔ بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اسلام بھی مردہ مذہبوں کی طرح ایک مردہ مذہب ہو جائے ۔ مگر خدا نہیں چاہتا ۔ نبوت اور رسالت کا لفظ خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں میری نسبت صدہا مرتبہ

استعمال کیا ہے مگر اس لفظ سے صرف وہ مکالمات و مخاطبات الٰہیہ مراد ہیں جو بکثرت ہیں اور غیب پر مشتمل ہیں اس سے بڑھ کر

کچھ نہیں ۔ ہر ایک شخص اپنی گفتگو میں ایک اصطلاح اختیار کر سکتا ہے لکل ان یصطلح سو خدا کی یہ اصطلاح ہے کہ کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے ۔ یعنی ایسے مکالمات جن میں غیب کی خبریں دی گئی ہوں اور لعنت ہے اس شخص پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے علیحدہ ہوکر نبوت کا دعویٰ کرے ۔ مگر یہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے نہ کوئی نئی نبوت اور اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ اسلام کی حقانیت دنیا پر ظاہر کیجائے ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دکھلائی جائے ۔" انتہیٰ ۔ چشمہ معرفت مطبوعہ ۱۵ ۔ مئی ۱۹۰۸ء انوار احمدیہ مشین پریس قادیان ۔

امید ہے کہ ذی علم غیر احمدی حضرات اگر ان دونوں عبارتوں کو بغور ملاحظہ فرما کر انصاف پسندی اور خدا ترسی سے کام لینگے تو ضرور اپنی پہلی رائے سے رجوع فرما کر قبول و اظہار حق میں کچھ تامل نہ فرمائینگے ۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین ۔

(صادق اٹاوی)

مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث کی خدمت میں چند سوالات

مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث اپنے اخبار مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۱ ۔ کالم ۱ ۔ میں حسب ذیل رقمطراز ہیں ۔

"مسلمانوں کو بشارت دی گئی تھی کہ ہر صدی کے اندر ان میں ایسے لوگ پیدا ہونگے ۔ جو دین کو تازہ کرینگے ۔ چنانچہ خدا کے فضل سے ایسے ہوتے رہے ۔ لوگوں نے تو انکی خدمات کا اعتراف کرکے مجدد کہا جو بحکم زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو ۔ غالباً صحیح ہو مگر انھوں نے خود دعویٰ نہیں کیا ۔ کیونکہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ مجدد کون ہے ۔"

اب میں پہلے تو ایڈیٹر اہلحدیث کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے بشارت مجددین کا ایک حد تک اقرار کرکے مسئلہ تجدید پر کسیقدر روشنی ڈالی اور پبلک کو اسطرف متوجہ ہونے کے لئے موقع دیا پھر اس کے بعد ان کی خدمت میں چند سوالات پیش کرتا ہوں امید کہ ایڈیٹر صاحب موصوف اپنے علم و فضل کا لحاظ کرکے اور حقیقی تقویٰ اور خشیۃ اللہ کو مدنظر رکھ کر ان سوالات کے جوابات تحریر فرمائینگے ۔

(۱) مجددین والی بشارت میں ایسے الفاظ آئے ہیں جنکا ترجمہ ہر صدی کے اندر ہے یا ایسے الفاظ آئے ہیں جنکا ترجمہ ہر صدی کے سر پر ہے یعنی کیا بشارت کا مفہوم یہ ہے کہ مجدد ہر صدی کے اندر ہوگا خواہ نصف صدی میں ہو یا اخیر صدی میں یا اس بشارت میں کوئی زمانی قید لگائی گئی ہے جس کی رو سے یہ ضروری ہے کہ مجدد ہر صدی کے شروع میں ہو

(۲) جب قرآن و حدیث موجود ہیں تو مجددین کی بشارت کیوں دیگئی اور تجدید دین سے کیا مراد ہے ؟

(۳) جب مجدد کا آنا خدا کا فضل اور اس کی ایک نعمت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے آنے کی مسلمانوں کو بشارت دیتے ہیں تو اس بات کے پوشیدہ رکھنے میں کہ وہ مجدد کون ہے حکمت الٰہی کیا ہے اور ایسا اخفاء واما بنعمۃ ربک فحدث کے موافق ہے یا مخالف ؟

(۴) کیا آپ کوئی ایسی دلیل عقلی یا نقلی پیش کر سکتے ہیں جس سے مجدد کا معلوم ہونا محال ثابت ہوتا ہو ؟

(۵) اگر کسی مجدد کی خدمات کا لوگوں کو اعتراف ہو تو اس اعتراف کو آپ آوازۂ خلق نقارۂ خدا کہکر غالباً صحیح مانتے ہیں ۔ مگر براہ مہربانی یہ بھی تحریر فرمائے کہ آپ کے نزدیک کتنے لوگوں کا اعتراف آوازۂ خلق نقارۂ خدا پاکر غالباً صحیح مانے جانے کے قابل ہے ۔

(۶) امام ربانی مجدد الف ثانی نے مکتوبات جلد ۲ - مکتوب چہارم صفحہ ۱۴۲-۱۴۳ میں بڑے زور و شور کے ساتھ باین الفاظ مجدد ہونیکا دعویٰ کیا ہے :-

"صاحب ایں علوم و معارف مجدد ایں الف است"

اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے کتاب تفہیمات الٰہیہ میں امامت وغیرہ کا دعویٰ علی الاعلان اسطرح پیش کیا ہے۔

"فہمنی ربی جل جلالہ انا جعلناک امام ھذہ الطریقۃ واوصلناک ذروۃ سنامہا وسددنا طرق الوصول الیٰ حقیقۃ القرب کلہا الیوم غیر طریقۃ واحدۃ وھو محبتک والانقیاد لک" یعنی میرے رب نے مجھے مطلع فرمایا ہے کہ ہم نے تجھے اس طریقہ کا امام مقرر کیا اور اس کی اعلیٰ بلندی تک پہنچایا اور ہم نے آج کے روز سے باقی سب طریقوں کو حقیقت قرب تک پہنچنے کو مسدود کر دیا۔ بجز اس طریقہ کے جو تجھے دیا گیا - اور وہ ایک ہی طریقہ ہی جو کھلا رکھا گیا ہے - لوگوں کو چاہیئے کہ تجھے محبت کریں اور تیری فرمانبرداری کو ذریعہ نجات سمجھیں - اب سوال یہ ہے کہ ان دونوں صاحبوں نے جو مجددیت و امامت کا دعویٰ علی الاعلان کیا یہ دعویٰ ان کا سچا تھا یا جھوٹا - ؟

المستفسر
صادق اٹاوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سوال از علمائے اہل تشیع

زمانہ اور وقت وقوع خلافت نبوت کا جو آیۃ استخلاف میں مذکور ہے - علم الٰہی میں کیا تھا آیا امام مہدی علیہ السلام ہی کا زمانہ ہے لاکن مگر اندرینصورت چند مفاسد لازم آتے ہیں (۱) حضرت علی علیہ السلام کے لئے دعویٰ امامت و خلافت کا بالکل باطل ہوا جاتا ہے کیونکہ اندرینصورت اس خلافت نبوت کا تو ابھی تک وقت ہی نہیں آیا تھا پس جملہ نزاع اہل تشیع کا دربارۂ خلافت علی رضی اللہ عنہ کے لغو اور فضول ہوا جاتا ہے کیونکہ قبل از وقت ہے (۲) پھر اگر حضرت علیؓ نے بھی اس خلافت کی خواہش کی ہو تو وہ بھی اندرین صورت محض باطل ہے - کیونکہ معنہ الفساد اون کو بحیثیت امامت کے علم ماکان و مایکون کا بھی تو حاصل ہونا چاہیئے تھا - اور پھر اپنے وقت میں خلافت بھی ان کی باطل ہوئی جاتی ہے - نعوذ باللہ منہ - کیونکہ اس کا تو ابھی وقت ہی نہیں آیا تھا - (۳) اور نیز بعد وفات نبی کریم کی امت محمدیہ جو منصوصا خیر الامم ہے - شر الامم ہوئی جاتی ہے - کہ بعد وفات کے امام مہدی کے زمانہ تک کوئی امام اور خلیفہ ایسا موجود نہ ہوا جو آیت استخلاف کے مواعید کو پورا کرے (۵) اور پھر اس پر علاوہ نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تسلی اور تسکین اس وعدہ سے کیونکر ہو سکتی ہے - جس کا عدم ایفا اور خلف مواعید ہو تو بے کم نہیں - کیونکہ آج تک جو چودہویں صدی ہے ظہور میں نہیں آیا - بقول شخصے این امامت نشد قیامت شد - کوئی عقلمند کہہ سکتا ہے کہ ایسے وعدوں سے کسی کو تسکین حاصل ہو سکتی ہے - جو چودہ صدی تک بھی پوری نہ ہوں اور اس پر علاوہ یہ کہ بجز چند آدمیوں کے تمام امت جسکو یدخلون فی دین اللہ افواجا کا مصداق فرمایا گیا تھا - مرتد بھی ہو گئی اور عمر بھر کی کمائی رسول کریم کی سب لٹ گئی - برین عقل و دانش بباید گریست - اور رسول بھی وہ رسول جسکی امت کا خیر الامم ہونا تمام انبیاء اور ان کے پیروؤں کے اعتقاد میں داخل تھا - انا للہ وانا الیہ راجعون - پس لشق ہذا ہر ایک بات کا جواب باصواب دیا جاوے۔

(۳) اور یا اگر وقت وقوع اس خلافت نبوت کا علم الٰہی میں بعد وفات نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تھا - اور آیندہ بھی کوئی زمانہ یعنے امام مہدی وغیرہ کا زمانۂ بعثت داخل ہو تو ہو کیونکہ آیۃ استخلاف میں تمام صیغے ان وعدوں کے بصیغہائے مستقبل واقع اور مذکور ہوئے ہیں - جو بعد بعثت متصلہ اور منفصلہ ہر دو کو شامل ہیں - تو اس صورت میں خلافت خلفائے ثلثہ کی حقیت ثابت ہوتی ہے - اور چونکہ الشی اذا ثبت ثبت بلوازمہ قضیہ مسلمہ ہے لہذا جو لوگ اوس عہد خلافت میں خلیفہ ہوئے - انکا مومن صالح الاعمال ہونا بھی ثابت ہوا اور تمکین دین مرتضائے الٰہی کی اور تبدیل خوف از امن وغیرہ کی ان کے ساتھ وغیرہ وغیرہ جو لوازم خلافت نبوت کے ہیں اور آیۃ کریمہ میں مندرج ہیں دیکھو آیت استخلاف کو - وہ کل واقع ہوئے ضروریات سے ہیں کیونکہ الشی اذا ثبت ثبت بلوازمہ اندرین صورت خلافت علی کی بھی اپنے وقت میں صحیح ہو گئی اور امت محمدیہ بھی خیر الامم رہی - جو منصوص کلام الٰہی کی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تسکین بھی اس الہامی وعدہ سے حاصل ہو گئی - پھر بعدہٗ جب ہم واقعات پر نظر کرتے ہیں - جو بعد وفات نبی کریم کے مابین خلفائے نبوت اور مخالفین اسلام کے واقع ہوئے - تو بتواتر ثابت ہوتا ہے کہ مواعید مندرجہ آیت استخلاف کے اسی زور و شور کے ساتھ واقع ہوئے جس تاکید اور زور کے ساتھ آیۃ کریمہ میں ارشاد فرمائے گئے ہیں پس جبکہ ہم اللہ تبارک و تعالیٰ کے قول کو مطابق اس کے فعل کے اور اس کے فعل کو موافق اس کے قول کے پاتے ہیں - تو پھر اس قول الٰہی اور فعل الٰہی پر ایمان نہ لانے کی کون سی وجہ موجب ہے اور یہ بات تو شیعہ صاحبان بھی نہیں کہہ سکتے اور نہ کسی نے آج تک کہا ہے کہ مخالفین اسلام مثلاً یہود و نصاریٰ اور مشرکین آتش پرست وغیرہ جن کے ساتھ ان خلفاء کا جہاد واقع ہوا - وہ تو دین حق پر تھے اور ان خلفاء کا جہاد و قتال اون مخالفین اسلام کے ساتھ اور دین اسلام جس کی طرف وہ دعوت کرتے تھے - باطل تھا - مثلاً سلطنت اسلام کی جو ایران وغیرہ میں خلفاء ہی کے وقت سے قائم ہوئی ہے کیا وہ آتش پرست یا بت پرست سلاطین وغیرہ خلفاء کے مقابل میں دین حق پر تھے - کلا و حاشا اسکو کوئی شیعہ بھی نہیں کہتا - ہاں ایک صورت اور باقی رہی ہے وہ یہ کہ کہا جاوے کہ زمانہ خلافت نبوت کا جو مندرج آیۃ کریمہ ہے علم الٰہی میں وہ ہی ہے - جو خلافت علیؑ کا زمانہ ہے یا جو آیندہ زمانہ خلافت امام مہدی کا ہوگا - لاغیر - تو اس صورت میں بھی چند مفاسد لازم آتے ہیں کیونکہ ہم کو بتایا جاوے کہ خلافت علی میں مواعید مندرجہ آیۃ کریمہ کے کہاں اور کیونکر واقع ہوئے - تمکین دین اور تبدیل خوف بالامن کا تو یہ حال ہوا - کہ جو امور خلفاء ثلثہ کے وقت میں خلاف دین مرتضیٰ و فاطمہ شائع ہو چکے تھے - انمیں بھی تقیہ جاری رہا - چہ جائے کہ مخالفین اسلام پر غلبہ حاصل ہوا ہو - مثلاً قرآن مجید جو خلفائے ثلثہ کے وقت میں شائع ہو چکا تھا - وہی قرآن مجید حضرت علی کے وقت خلافت میں شائع رہا اور آج تک دنیا بھر میں وہی شائع ہے - حضرت علیؑ کا مرتب کیا ہوا قرآن کہیں اور کسی ملک میں شائع و ذائع نہیں ہوا - کیا اسکو تمکین دین مرتضائے الٰہی کہا جاویگا - یہ تو رہا اصول دین کا حال - آگے رہے فروعات تو ان کا حال یہ ہے - کہ ان میں بھی تقیہ ہی جاری رہا - مثلاً ایک مسئلہ میراث ترکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہے جس سے فاطمہ کو محروم کیا گیا اور علاوہ اس پر یہ بھی ہوا کہ حضرت فاطمہ اس مسئلہ خلاف دین اسلام سے بڑی غضبناک بھی ہوئیں حتیٰ کہ اپنی موت تک خلیفہ اول سے ایسی سخت ناراض رہیں کہ مرتے دم تک خلیفہ اول کا نہ سلام لیا اور نہ ان سے کلام کیا - مگر بڑا افسوس تو یہ ہے کہ حضرت علی اپنی خلافت میں بھی اس مسئلہ خلاف اسلام کو نہ توڑ سکے اور بطور خلفائے ثلثہ ہی کے طریقہ پر جاری رکھا گیا - کیا تمکین دین مرتضائے الٰہی ایسی ہی ہوتی ہے کہ بحالت خلافت بھی حضرت علی زوج بتول شیر خدا نے حضرت فاطمہ کی روح مقدس کو بھی خوشنود نہ کیا - پھر ایسی خلافت جسمیں اصل دین یعنی کلام اللہ کو بھی جاری نہ فرما سکے اور فروع دین میں ایک مسئلہ میراث ہی

کو اپنی اصلی حالت پر نہ لا سکے۔ تو وہ خلافت کس مرض کی دوا ہوئی بقول شخصے ؎

کس مرض کی ہیں دوا لب جان بخش تیرے
جان بلب ہیں تیرے آزار محبت والے

ایحضرات ایسی خلافت کو تو ہمارا سلام ہے۔ جس میں حضرت فاطمہؓ کی روح مقدس بھی ناراض و غضبناک رہی اور قرآن مجید بھی اپنی اصلی حالت پر شائع نہ ہو سکا۔ واہ وا کیسے وہ شیر خدا تھے اور کیسے وہ ذوالفقار تھے۔ جس کی نسبت وارد ہے ؎ لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار
آگے رہے حضرت امام مہدی سو بحکم ؎ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔ جبکہ اسد اللہ الغالب علی کل غالب سے بھی کچھ تمکین دین مرتضےٰ کی بھی نہ ہو سکی۔ تو حضرت امام مہدی کیا کریں گے۔ کیونکہ ان پر تو خوف اعدا ایسا غالب ہے کہ نہ اندر ہزار سال سے اب تک کسی غار میں چھپے بیٹھے ہیں۔ حتی کہ ایک جری اللہ فی حلل الانبیاء نے بڑے زور شور کے ساتھ دعوے مہدویت و مسیحائی بھی کیا اور قریب پانچ لاکھ آدمیوں کو اپنا مرید کر کر اور اپنی جماعت احمدیہ میں داخل کر کہ فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر جا بیٹھا اور اس کی وفات کے بعد بھی ہزاروں آدمی اس سلسلہ احمدیہ میں روز بروز داخل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ مگر حضرت امام مہدی و عیسیٰ منتظر کو کچھ بھی دین اسلام کی غیرت نہ آئی کہ مخالفین دین اسلام عیسائی اور ہندو آریہ وغیرہ تو علیحدہ دین اسلام پر کس قدر حملے کر رہے ہیں۔ اور اندرون اسلام مسلمانوں میں نعوذ باللہ ایسے دجال پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جو ان کی مہدویت اور امامت کو بھی غصب کر بیٹھے ہیں نہ مہدی غار والے کچھ خبر لیتے ہیں اور نہ عیسیٰ منتظر آسمانی کو کچھ حمیت آتی ہے اور نہ ان کے شیعوں میں سے کسی کو غیرت دین اسلام کی آتی ہے حتی کہ علمائے غیر احمدی کو بھی جو ایسے موعود کے منتظر بیٹھے ہوئے ہیں۔ کچھ غیرت دینی نہیں آتی۔ پھر دوستو ایسے امام و مسیح اور ایسے پیرو تمکین دین متین کے کیا کریں گے اور کس کام کے ہیں کیا حضرات شیعہ کے اماموں کی قسمت میں یہی لکھا ہوا ہے کہ ان کی امامت اور خلافت ہمیشہ غصب ہوتی رہے گی۔ اور ہمارے برادران علاتی غیر احمدی کی قسمت میں بھی دجال ہی حصہ میں آ گئے ہیں۔ یہ سوال جملہ علمائے غیر احمدی و علمائے اہل تشیع سے ہی بمزہ ربانعمر و حسب شرائط مندرجہ جواب دیا جاوے۔ بینوا توجروا۔ اور اس سوال کے ایسے جواب مسموع نہ ہوں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی مصلحت امام مہدی و عیسیٰ کے اخفاء میں ہو گی۔ تم اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرو وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ بمطابق قرآن مجید کے جس میں مثل آیت بلغ ما انزل الیک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ کے بہت سی آیات وارد ہیں یہ مصلحت کیونکر مقبول عقلاء کے ہو سکتی ہے کہ الٰہی اغراض مقصودہ لغو تضیہ مسلمہ سے جواب موافق قرآن مجید کے دیا جاوے نہ مخالف اس کے۔ فقط۔ السید محمد احسن عفی اللہ عنہ ذہبہ الخفی والجلی امروہوی احمدی

الخطبہ

مشہدی سادات میں سے ایک لڑکی نوجوان بالغ کیواسطے جو حضرت خلیفۃ المسیح کے رشتہ داروں میں سے ہے۔ ایک لائق آدمی کی ضرورت ہے بہ تعلق حضرت خلیفۃ المسیح کی معرفت ہو گا خط و کتابت حضرت کی خدمت میں یا معرفت ایڈیٹر بدر ہو سکتی ہے۔

(۲) ایک شریف خاندان کی غیر احمدی۔ بیوہ عورت عمر بائیس سال۔ احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتی ہے شریف خاندان کے خواندہ آدمی کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہووے ہر کے ٹکٹ بھیجکر۔

ایک نادر موقعہ

دفتر اخبار بدر قادیان

حسن اتفاق سے مندرجہ ذیل کتابوں کی چند جلدیں ہمارے پاس آگئی ہیں جو رعایت کے ساتھ فروخت کی جاتی ہیں جو صاحب رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ بہت درخواستیں کریں۔

سات پارے قرآن مجید (۲۳ سے ۳۰) کی تفسیر مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب اصل قیمت سات روپے۔ رعایتی چھ روپے
حضرت اقدسؑ کی پرانی تحریریں اصل قیمت ۲/ رعایتی دو آنے
خط اور حضرت کی تقریر " " ۲/ " ۱/
سلک مروارید حصہ اول و دوم " " ۸/ " ۶/
مکتوبات احمدیہ (حضرت اقدسؑ کے پرمعارف خطوط) " ۸/ " ۶/

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی تھوڑا سوچو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور ۲۰ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد وغیرہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۵/ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵/

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا۔ بدہضمی۔ اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک پانچ آنے (۵/)

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ
مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ فرما دیں۔

کشتہ و سرمہ

محض خدا تعالی کے فضل سے یہ مفید دوائیں ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے اور نہ کسی کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ صرف اس لئے ان کا اظہار کر دیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہے تو لوگ فائدہ اٹھاویں۔ کشتہ جریان اعنی دوات جو پیشاب کے آگے یا پیچھے آتی ہے بفضلہ تعالی اسے اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے اسکی اتنی تعریف کافی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب مدظلہ کے مطب میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اور کئی انسانوں نے خدا کے فضل سے صحت پائی۔ قیمت فی تولہ عبہ بدرقہ و محصولڈاک (دستی ۲) ۔ سرمہ۔ کمزوری آنکھ کو دور کرتا ہے اس کے اعلیٰ اجزاء ماہیران و موتی ہیں۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کا مجربہ نسخہ ہے انشاء اللہ بہت ہی مفید و بابرکت ہو گا۔ قیمت فی تولہ ۱۲/ محصول خریدار
المشتہر۔ عبد الرحمن۔ کاغانی احمدی۔ قادیان (گورداسپور)

صدائے اقبال

"تجارت کا راز"

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدر میں بعنوان "تجارت کا راز" دیا تھا فیس مبلغ چار روپے مقرر تھی۔ اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ ۲/ کر دی ہے تاکہ غریب غریب بھائی بھی فائدہ اٹھاویں شرائط حسب ذیل ہیں (۱) صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ و بھٹی و چونہ صرف پندرہ منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۲/ روانہ ہو گی (۲) پتہ صاف۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دی جاوے گی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مینیجر یہ ترکیب کسی کو نہ بتائی جاوے گی روانہ کرنا ضروری ہو گا۔
المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع جنڈوالی سب آفس کھسر ٹیانوالہ (لائل پور)

خط۔ پتہ۔ نمبر۔ تاریخ۔ نام

وغیرہ کی جو مہر بنانا چاہو۔ کوڑیوں کی لاگت سے بن سکتی ہے فوراً پتہ ذیل سے طلب فرماویں۔
(۱) پانچ پانچ حروف اردو و دست ہند سے بلعہ دو لائن ٹائپ ہولڈر چمٹی و خود سیاہی دینے والی گدی۔ فی بکس عہ (۲) تین تین حروف اور ایک لائن ٹائپ ہولڈر۔ چمٹی و خود سیاہی دینے والی گدی فی بکس صرف دس آنے (۱۰/)

المشتہر
جیون مل۔ کمپنی گوجرانوالہ (پنجاب)